بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## سورۃ الانفال

**(۹)**

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوۡۤا اُولٰٓئِكَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ‌ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ يُهَاجِرُوۡا مَا لَـكُمۡ مِّنۡ وَّلَايَتِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوۡا ‌ۚ وَاِنِ اسۡتَـنۡصَرُوۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ فَعَلَيۡكُمُ النَّصۡرُ اِلَّا عَلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ‌ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۷۲﴾

(ایمان والو، اِس صورت حال میں اگر کوئی مسلمان حمایت و نصرت کا خواہاں ہو تو اُس سے کہو کہ مدینہ آجائے۔ اِس لیے کہ) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال سے جہاد کیا ہے، اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) پناہ دی اور (اُن کی) مدد کی ہے، وہی ایک دوسرے کے حامی و ناصر ہیں۔ رہے وہ لوگ جو ایمان تو لائے، مگر ہجرت کر کے (مدینہ) نہیں آئے، تمھارا اُن سے حمایت و نصرت کا کوئی رشتہ نہیں ہو سکتا، جب تک وہ ہجرت کر کے نہ آجائیں[۱۱۸]۔ ہاں، اگر وہ دین کے معاملے میں تم سے مدد مانگیں تو اُن کی مدد کرنا تم پر فرض ہے[۱۱۹]، لیکن کسی

۱۱۸؎ اُس زمانے کے عرب میں ایک دوسرے کی حمایت و نصرت کے بغیر کسی شخص کے لیے جینا آسان نہیں تھا۔

وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ اِلَّا تَفۡعَلُوۡهُ تَكُنۡ فِتۡنَةٌ فِى الۡاَرۡضِ وَفَسَادٌ
كَبِيۡرٌ ﴿۷۳﴾ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوۡا

---

ایسی قوم کے خلاف نہیں جس سے تمھارا معاہدہ ہو۔ (یاد رکھو)، جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اُسے دیکھ رہا ہے۔[120] جو لوگ منکر حق ہیں، وہ ایک دوسرے کے حامی و ناصر ہیں، (اِس لیے ایمان والو)، تم (اپنے اِن مظلوم بھائیوں کے لیے) یہ نہیں کرو گے تو ملک میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔[121] (یہ بات اب تم میں سے ہر شخص کو سمجھ لینی چاہیے کہ) جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد

---

اسلام سے پہلے یہ حمایت و نصرت ہر شخص کو اُس کے خاندان اور قبیلے کے تعلق سے حاصل تھی۔ کوئی شخص یا خاندان کسی خطرے یا مصیبت میں مبتلا ہوتا تو خاندان اور قبیلے کے لوگ اُس کی حمایت و مدافعت کے لیے سر بہ کف ہو جاتے تھے۔ اسلام قبول کر لینے کے بعد مسلمان ہر جگہ اِس سے محروم ہونا شروع ہو گئے۔ پھر حالت جنگ نے اِس صورت حال کو اور بھی سنگین بنا دیا تو یہ سوال پیدا ہوا کہ جو لوگ منکروں کے درمیان رہ رہے ہیں اور محض اپنے ایمان کی وجہ سے بے یارو مددگار ہو گئے ہیں، اُن کے لیے کیا کیا جائے؟ سورہ کے آخر میں یہ قرآن نے اِس سوال کا جواب دیا ہے کہ یہ حمایت و نصرت اُسی صورت میں ممکن ہے، جبکہ یہ لوگ ہمت کر کے ایک قدم اور آگے بڑھائیں اور ہجرت کر کے مدینہ آ جائیں۔ ایمان و اسلام کی بنیاد پر حمایت و نصرت کا جو تعلق انصار و مہاجرین میں قائم ہو چکا ہے، وہ ہجرت کے بعد ہی ممکن ہے اور اِسی نے اُن کو خدا کی راہ میں جہاد و قتال کے لیے بنیان مرصوص بنا دیا ہے۔ نئے ایمان لانے والے بھی آگے بڑھیں اور ایمان کے اِس تقاضے کو پورا کرنے کے لیے اُن کے ساتھ شریک جہاد ہوں۔ جس حمایت و نصرت کے وہ خواہاں ہیں، اِس کے نتیجے میں وہ آپ سے آپ اُن کو حاصل ہو جائے گی۔

۱۱۹؎ یعنی جس چیز کی نفی کی گئی ہے، وہ علی الاطلاق حمایت و نصرت کی ذمہ داری ہے۔ رہی یہ بات کہ کسی شخص کو دین کے معاملے میں ستایا جائے اور وہ طالب مدد ہو تو اُس کی مدد کرنا تم پر فرض ہے۔ یہ اِس لیے فرمایا کہ اُس وقت مسلمانوں کی ایک منظّم حکومت مدینہ میں قائم ہو چکی تھی اور اپنی طاقت کے لحاظ سے بھی وہ اِس کے اہل تھے کہ اِس ذمہ داری کو اٹھا سکیں۔

۱۲۰؎ یہ نہایت سخت تنبیہ ہے کہ اخلاقیات ہر حال میں اور ہر چیز پر مقدم ہیں اور جنگ و جدال کے موقع پر بھی اِن سے انحراف کی اجازت نہیں ہے۔ اِس ذیل میں سب سے اہم چیز عہد کی پابندی ہے۔ چنانچہ کوئی معاہد قوم اگر

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٧٤﴾ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ

---

کیا، اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنے والوں کو) پناہ دی اور (اُن کی) مدد کی ہے، وہی سچے مومن ہیں۔ اُن کے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی ہے[۱۲۲]۔ اور جو اِس کے بعد ایمان لائیں اور ہجرت کریں اور تمھارے ساتھ جہاد میں شریک ہوں، وہ بھی تمھی لوگوں میں سے ہوں گے[۱۲۳]۔ خون کے رشتہ دار،

---

مسلمانوں پر ظلم بھی کر رہی ہو تو معاہدے کی خلاف ورزی کر کے اُن کی مدد نہیں کی جا سکتی۔ اِس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے معاہدے کو علانیہ ختم کر دیا جائے۔

۱۲۱؎ یہ وجہ بیان ہوئی ہے کہ خاص دین کے معاملے میں یہ مدد کیوں ضروری ہے؟ استاذ امام لکھتے ہیں:

''...فرمایا کہ جہاں تک اسلام اور مسلمانوں کی عداوت کا تعلق ہے، اِس معاملے میں تمام کفار ایک دوسرے کے دست و بازو بن گئے ہیں۔ جو اللہ کا بندہ اسلام قبول کر لیتا ہے، اُس کی تعذیب و ایذا رسانی سب کے نزدیک کار ثواب ہے۔ یہاں تک کہ ظالموں کے ظلم سے اُس کو بچانے کے لیے اُس کے اپنے بھائی بندوں کی حمیت بھی مردہ ہو چکی ہے۔ اُس کا مال اور اُس کی جان، سب مباح ہیں۔ ایسی حالت میں اگر تم بھی اِن مظلوموں کی مدد نہ کرو گے تو اِس کے معنی یہ ہیں کہ دین سے پھیرنے کے لیے سارے ملک میں ظلم و فساد عام ہو جائے گا۔''

(تدبر قرآن ۳/۵۱۸)

۱۲۲؎ یہ اُس وقت کی صورت حال میں ہجرت اور جہاد کی ترغیب و تشویق ہے۔ قرآن نے واضح کر دیا ہے کہ مسلمانوں کے لیے اِس وقت یہی دو چیزیں صداقت کی کسوٹی ہیں۔ جو شخص بھی ایمان کا دعویٰ رکھتا ہے، اُس کے لیے ضروری ہے کہ ہجرت کر کے مدینہ آئے اور انصار و مہاجرین کے دوش بدوش اہل کفر کے خلاف جہاد میں شریک ہو۔ سچا ایمان اِس وقت کسی کو مہاجر بننے کی سطح پر ملے گا اور کسی کو انصار بننے کی سطح پر۔ اِن کے سوا کوئی دوسری صورت نہیں ہے۔ اِس سے یہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ دین کی نصرت کے لیے ہجرت اور جہاد ایمان کے ایسے تقاضے ہیں کہ جب اِن کا موقع آ جائے تو کوئی چیز بھی اِن کا بدل نہیں ہو سکتی۔ ہر مسلمان سے اُس وقت ایمان کا پہلا اور آخری تقاضا یہی دو چیزیں ہوتی ہیں۔

۱۲۳؎ یعنی بعد میں آنے والوں کے لیے بھی تمھارے دل میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہیے۔ خدا نے آج تمھیں اپنی

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بَعۡضُهُمۡ اَوۡلٰی بِبَعۡضٍ فِیۡ کِتٰبِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ﴿۷۵﴾

**البتہ خدا کے قانون میں ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔ اِس میں شبہ نہیں کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے[۱۲۴]۔۷۲-۷۵**

دعوت پر لبیک کہنے کی توفیق دی ہے تو اِس پر خدا کا شکر ادا کرو۔ وہی کل دوسروں کو بھی اِس کی توفیق دے گا۔ اُن کا استقبال کسی احساسِ برتری کے ساتھ نہیں، بلکہ محبت و شفقت کے جذبات کے ساتھ ہونا چاہیے۔ اِس میں، ظاہر ہے کہ نئے آنے والوں کے لیے ایمان و اسلام اور ہجرت و جہاد کے لیے ترغیب و تشویق بھی ہے۔

۱۲۴؎ یہ برسرِ موقع یاددہانی ہے کہ اوپر جس حمایت و نصرت کا ذکر ہوا ہے، اُس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ رحمی رشتوں کی بنیاد پر جو حقوق و فرائض اللہ تعالیٰ نے قائم فرمائے ہیں، وہ تبدیل کر دیے گئے ہیں۔ ہرگز نہیں، وہ سب حقوق و فرائض بدستور قائم رہیں گے۔ رحم و قرابت اور اُس کی بنیاد پر وراثت وغیرہ کے حقوق خدا کے ابدی قانون کا حصہ ہیں۔ یہ حمایت و نصرت اُن میں کوئی تبدیلی نہیں کرے گی۔ وہ ہر حال میں مقدم ہوں گے اور ایمان و اسلام کی بنیاد پر حمایت و نصرت کے ہر تقاضے سے پہلے پورے کیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت اُس کے بے خطا علم پر مبنی ہے۔ اُس نے ہر چیز کا ایک محل اور مقام متعین کر دیا ہے۔ تمام حقوق و فرائض اُسی کے مطابق ادا کرنے چاہییں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org